مدینہ کی زیارت کی فضیلت اور
اسکی جگہ کا بیا ن

مدینہ منورہ کی زیارت ، اسکی فضیلت اور اسکی جگہ

مندرجات/مشتملات

مدینہ منورہ کے نام

۱. مدینہ منورہ

اللہ تعالیٰ کا قول: (اگر ہم اب لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا)

۲. طابہ

حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا (کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا ہے)۔[۱]

۳. طیبہ

زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مدینہ پاک ہے یہ گناہوں کو اس طرح پاک کرتی ہے جس طرح آگ چاندی کی گندگی کو صاف کرتا ہے۔[۲]

مدینہ منورہ کی فضیلت

حضرت سعد بن ابی قاص سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (مدینہ منورہ انکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے کوئی بھی شخص مدینہ منورہ سے اعراض کرتے ہوئے اسکو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص اس میں داخل کر دے گا، جو بھی شخص اسکی سختیوں پر صبر کرے تو قیامت کے دن میں اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔[۳]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ملا ہے جو تمام بستیوں پر غالب ہے اور لوگ اسکو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے جو کہ لوگوں کو صاف کرتی (یعنی شرپسند لوگوں کو جدا کرتی ہے) جیسے کہ لوہار کی پھونکنی لوہے کو گندگی سے صاف کرتی ہے۔[۴]

مدینہ منورہ کی خصوصیات

۱-مدینہ منورہ پرامن حرم ہے دو پہاڑ عیر اور ثور کے درمیان واقع ہے جسکے درخت نہیں کاٹے جاتے اور نہ ہی اس میں شکار کیا جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ عیر پہاڑ سے لیکر ثور پہاڑ تک حرم ہے جس شخص نے مدینہ میں بدعت یاگناہ کے کام کیے یاگناہ کرنے والے

(۱) یہ مسلم کی روایت ہے۔
(۲) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔
(۳) یہ مسلم کی روایت ہے۔
(۴) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

کو ٹھکانہ دیا اس پر اللہ کی ،فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے نہ نفلی عمل قبول کریں گے نہ ہی فرض عمل۔[۱]

جبل ثور
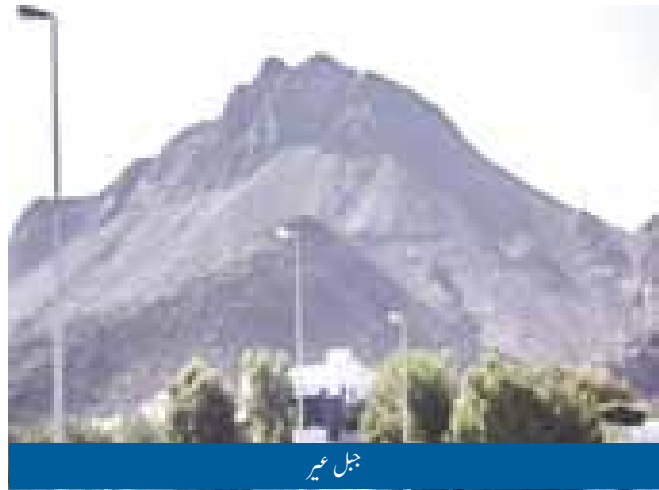
جبل عیر

اور آپ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا جیسے کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا، عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے کہ ابراھیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں نے اسکے لیے اسکے مد اور صاع میں برکت کی دعا کی ہے (یعنی ہر چیز میں برکت کی دعا کی ہے)۔جیسے کہ ابراھیمؑ نے مکہ کیلئے دعا کی تھی ۔[۲]

(۱) یہ حدیث متفق علیہ ہے
(۲) یہ بخاری کی حدیث ہے

مکہ کے حرم ہونے اور مدینہ کے حرم ہونے میں فرق۔

یہ ہے کہ مکہ کاحرم ہونا نص اور اجماع کیساتھ ثابت ہے اور مدینہ کے بارے میں ائمۃ کا اختلاف ہے، اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے۔

۲-مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا ثواب دوگنا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا اور مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزارگنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔[۳]

۳-کیونکہ مدینہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اس لیے اس میں نماز پڑھنا مسنون ہے۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔[۴]

۴-مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی طاعون کی بیماری۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (دجال مدینہ کی طرف آئے گا پس وہ فرشتوں کو پائے گا

(۳) یہ بخاری کی حدیث ہے
(۴) یہ حدیث متفق علیہ ہے

جو اسکی حفاظت کر رہے ہوں گے، انشاء اللہ مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوگا)۔[1]

اور آپ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا جیسے کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا، عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے کہ ابراھیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں نے اسکے لیے اسکے مد اور صاع میں برکت کی دعا کی ہے (یعنی ہر چیز میں برکت کی دعا کی ہے)۔ جیسے کہ ابراھیم ؑ نے مکہ کیلئے دعا کی تھی ۔[2]

مکہ کے حرم ہونے اور مدینہ کے حرم ہونے میں فرق۔

یہ ہے کہ مکہ کا حرم ہونا نص اور اجماع کیساتھ ثابت ہے اور مدینہ کے بارے میں ائمۃ کا اختلاف ہے، اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے۔

۲۔ مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا ثواب دوگنا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا اور مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔[3]

۳۔ کیونکہ مدینہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اس لیے اس میں نماز پڑھنا مسنون ہے۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔[4]

۴۔ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی طاعون کی بیماری۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (دجال مدینہ کی طرف آئے گا پس وہ فرشتوں کو پائے گا جو اسکی حفاظت کر رہے ہوں گے، انشاء اللہ مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوگا)۔[5]

(۱) یہ ترمذی کی حدیث ہے
(۲) یہ بخاری کی حدیث ہے
(۳) یہ بخاری کی حدیث ہے
(۴) یہ حدیث متفق علیہ ہے
(۵) یہ ترمذی کی حدیث ہے